میں تھے حالانکہ صبح کو دوران رأس کی تکلیف بڑھ گئی تھی' عصر کے وقت بھی اس کا اثر باقی تھا۔مگر مجاہدین کی ملاقات اور مولانا یونس خالص کی فتوحات نے حضرت کو اپنے درد والم سے بے غم کر دیا تھا۔اور آپ آج مجاہدین کا بار بار تذکرہ کر کے خوش ہو رہے تھے۔ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس عمل وغیرہ تو کچھ بھی نہیں ان مجاہدین سے نسبت خدمت ہے۔ یقین ہے کہ یہی وسیلہ نجات بنے گا۔ (صحبتے با اہل حق صفحہ نمبر ۲۶۲)

حضرت مولانا محمد یونس خالص مرحوم کیلئے ایصال ثواب اور تعزیتی اجتماع، مہتمم دار العلوم مولانا سمیع الحق کا خراج عقیدت

۲۶ رجولائی ۲۰۰۶ء کو اسباق کے اختتام پر دار العلوم کے ایوان شریعت میں مولانا محمد یونس خالص کی دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دار العلوم کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے ان کی خدمات پر روشنی ڈالی اور بانی دار العلوم حضرت مولانا عبد الحقؒ کے قدیم اور اولین تلمیذ رشید کو عالم اسلام کا خسارہ قرار دیا اور کہا کہ مولانا یونس خالص اسلام کے جہادی تاریخ میں اپنے لئے ایک نمایاں مقام ثبت کر کے حیات ابدی حاصل کر چکے ہیں۔مولانا یونس خالص روس کے خلاف عظیم جہاد کے بانیوں میں سے تھے' ان کی زندگی سادگی' دینی حمیت اور علمی پختگی میں بے مثال تھی۔انہوں نے جہادی پارٹی حزب اسلامی کی بنیاد رکھی اور روس کی شکست کے بعد بعض جہادی گروپوں کی خانہ جنگی کے بعد اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھا۔وہ شیخ الحدیث مولانا عبد الحقؒ مرحوم کے اولین شاگردوں میں سے تھے۔جنہوں نے قیام دار العلوم سے بہت پہلے اکوڑہ خٹک کی قدیم مسجد میں اپنے شیخ سے دورہ حدیث وغیرہ کی تکمیل کی' اس لحاظ سے انہیں دار العلوم حقانیہ کے ہزاروں سند یافتہ فضلاء میں قدیم ترین اور اولین مقام حاصل ہے۔وہ عمر بھر اپنے شیخ اور استاد کے فدائی رہے اور جہاد افغانستان کیلئے ہر لحہ ان سے ہدایات اور رہنمائی حاصل کرتے رہے۔انہوں نے میرے ساتھ جہاد افغانستان کے دوران پاکستان کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔علماء اور وکلاء اور عوام کے مختلف طبقوں تک پہنچایا۔جہاد افغانستان مین ان کا مقام امام شامل جیسا تھا۔

عظیم جہادی کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی اور طالبان کے امیر المومنین ملا محمد عمر نے روس کے خلاف جہاد میں ان کی کمانڈ میں حصہ لیا' ان کی خواہش اپنے شیخ مولانا عبد الحق مرحوم کے پہلو میں تدفین کی تھی۔مگر نامساعد حالات کی وجہ سے ان کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکی اور انہیں نامعلوم مقام میں دفن کیا گیا۔دار العلوم حقانیہ میں اپنے عظیم قابل فخر سپوت کی وفات کی خبر بڑے رنج وغم سے سنی گئی۔انکے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔